السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قضاء عمری کے بارے میں بتائیں کیا یہ بدعت ہے یا اس کی کوئی دلیل وارد ہوئی ہے؟ ھدایہ کے شارحین اس کے بارے میں ایک حدیث ذکر کرتے ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

قضاء عمری شرعی لحاظ سے بدعات قبیحہ میں سے ہے رسولؐ نے نہیں کیا، نہ اس کی ترغیب دی اور نہ ہی رہنمائی فرمائی، تمام صحابہ رضی اللہ عنھم، تابعین اور ائمہ دین میں سے کسی نے نہیں کیا، اور جس کام کی یہ حالت ہو وہ بدعت اور گمراہی ہے اور اس کا کرنے والا گمراہ بتدع اور صاحب رسالتؐ کا گستاخ ہے۔ نبیؐ نے فرمایا، جو ہمارے دین میں ایسی نئی بات نکالتا ہے جو اس میں نہ ہو وہ مردود ہے۔" اور ایک روایت میں ہے، جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا امر (دین) نہیں وہ مردود ہے،" روایت کیا اس کو بخاری مسلم نے، مشکوٰۃ (1/27)

تو کیا اس کام کا ہمارے نبیؐ نے حکم دیا ہے یا یہ ان کا فعل ہے یا تقریر۔ اے بدعتیو! جواب دو۔

اور امام مالکؒ نے فرمایا، جس نے اسلام میں بدعت نکالی اور اسے اچھا کام سمجھتا ہے تو اس کا خیال ہے کہ رسولؐ نے رسالت میں خیانت کی۔ اسی طرح الاعتصام میں ہے۔

امام ابن کثیرؒ نے (6/156) میں کہا ہے، اہل سنت والجماعت اس قول وفعل کو بدعت کہتے ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنھم سے ثابت نہ ہو کیونکہ اگر وہ اچھا کام ہوتا تو وہ ہم سے پہلے کرتے۔ کیونکہ انہوں نے کوئی اچھی خصلت نہیں چھوڑی جس پر عمل کرنے میں سبقت نہ کی ہو۔ تو ہم (ان قضاء عمرے کرنے والوں) سے پوچھتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس کوئی شرعی دلیل ہو تو ہمیں پیش کرو

تو وہ کہتے ہیں ہمیں المنایہ اور النہایہ جیسی ھدایہ کی شروحات میں حدیث ملی ہے جس کے لفظ یہ ہیں، جس نے رمضان کے آخری جمعہ کے دن فرض نمازوں کی قضاء کی تو اس سے گذشتہ عمر اور مزید 70 سال تک کی فوت شدہ نمازوں کی کمی پوری ہوگی۔ تو ہم ہر پکارنے والے کی پکار کے پیچھے لگنے والوں کو کہتے ہیں کہ کیا اس جھوٹی روایت کی سند تمہیں کہیں ملی ہے یا کتب حدیث میں تمہیں اس کا مخرج ملا ہے تو ہم کہتے ہیں اس کی صحیح سند تو درکنار، یہ ضعیف سند بھی نہیں پا سکتے۔

ملا علی قاری نے ماضوعات کبریٰ (ص:74) میں اس حدیث کو قطعی باطل کہا ہے اور یہ اجماع کے منافی ہے اس بات پر کہ عبادات میں سے کوئی بھی عبادت کئی سالوں کی فوت شدہ عبادت کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

پھر نہایہ سمیت ھدایہ کے باقی شراح کی نقل کردہ عبارت غیر معتبر ہے اس لیے کہ وہ محدثین نہیں تھے اور نہ ہی حدیث کی مخرجین حدیث میں سے کسی کی طرف سند بیان کی ہے۔ الخ۔

اور ہم کہتے ہیں: کہ فقہاء یا منہ بولے فقہاء رسولؐ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے میں کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اور اسلامی دواوین میں بے اصل حدیثیں ذکر کرتے ہیں۔ اس کا مشاہدہ آپ امام ابن حجرؒ کی کتاب الدرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ میں کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اس جھوٹی روایت کی وجہ سے لوگوں کو ترک نماز کی جسارت ہوگئیے کیونکہ وہ یہ کیال کرتے ہیں کہ قضاء عمری کرنے سے مغفرت ہو جائے گی۔ ان کی گھڑی گھڑائی باتوں نے ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے (آل عمران: 24)

علمائے حدیث ذکر کرتے ہیں کہ صلاۃ تسبیح اور صلاۃ حاجت کے علاوہ صلاۃ الرغائب، صلاۃ الرجیہ، شعبان کی پندرہویں رات کی نماز اور راتوں اور دنوں میں پڑھی جا نیوالی دیگر نمازیں اور قضاء عمری کی نمازوں سمیت ہر وہ نماز جو معروف نمازوں کے خلاف ہو وہ بدعت ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

مراجعہ کریں موضوعات لابن جوزیؒ (2/111تا146)، المنار الصحف لابن قیمؒ (ص95) ضیاء النور (ص: 204) التبیان للشیخ عبدالسلام رستمیؒ (ص: 197) کہ قضاء عمری بدعت ہے۔ اگر تمہارے پاس شریعت مطہرہ کی کوئی دوسری دلیل ہو تو پیش کرو جو تمہیں ہرگز نہیں مل سکتی۔ اور ہم نے اس نماز کے بدعت ہونے کے قوی دلائل ذکر کردیئے۔ حق کے بعد تو گمراہی ہی ہو سکتی ہے اور سنت کے بعد بدعت ہی ہو سکتی ہے۔

واللہ ولی التوفیق۔ منگل 10 ربیع الاول 1415ھ

اس کے بعد ابن عابدین وغیرہ کے قول کا کوئی اعتبار نہیں جا اس نے (1/542) میں ذکر کیا ہے، اس لیے بعض نے کہا ہے، وہ شخص جو نماز فوت نہ ہونے کے باوجود قضاء عمری کرتا ہے تو مکروہ نہیں کیونکہ اس نے احتیاط اختیار کی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ گمراہی ہے کیونکہ ابن عابدین اسے مجہول سے نقل کر رہا ہے۔ پھر وہ فرائض جو اپنی شرائط کے مطابق ادا کر دئیے گئے ہیں ان کی قضاء کرنا بدعت اور گمراہی نہ ہو تو پھر دنیا میں سرے سے بدعت کا وجود ہی

نہیں۔ ان کے پاس آراء اور قیل وقال کے علاوہ کوئی دلیل ہے نہ نقل۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص]

ج1ص201

محدث فتویٰ